

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

نواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ کیم مارچ 2019ء بروز جمعہ المبارک برطابق 23 جمادی الثانی 1440 ہجری۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
04	رخصت کی درخواستیں۔	2
05	مشترکہ تہنیتی قرارداد منجانب: اراکین اسمبلی۔	3
06	قرارداد اظہار یکجہتی منجانب: میرجان محمد خان جمالی، رکن اسمبلی۔	

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میر عبدالقدوس بزنجو
ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب شمس الدین
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔ جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہوانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ یکم مارچ 2019ء بروز جمعہ المبارک بمطابق 23 جمادی الثانی 1440 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 15 منٹ پریزیدنت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا انْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ج وَاِنْ يَّعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ

الْاَوَّلِيْنَ ه وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةً وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ ج

فَاِنْ اَنْتَهُوا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ه وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاَعْلَمُوْا

اِنَّ اللّٰهَ مَوْلَاكُمْ ط نَعْمَ الْمَوْلٰى وَنَعْمَ النَّصِيْرُ ج

﴿پارہ نمبر ۹ سُورَةُ الْاَنْفَالِ آيَاتِ نُمْبَرِ ۳۸ تا ۴۰﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ تو کہہ دے کافروں کو کہ اگر وہ باز آ جائیں تو معاف ہو ان کو جو کچھ ہو چکا اور اگر پھر بھی وہی کریں گے تو پڑ چکی ہے راہ انگوں کی۔ اور لڑتے رہو ان سے یہاں تک کہ نہ رہے فساد اور ہو جائے حکم سب اللہ کا، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ ان کے کام کو دیکھتا ہے۔ اور اگر وہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا حمایتی ہے، کیا خوب حمایتی ہے اور کیا خوب مددگار ہے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔
جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): میر محمد عارف محمد حسنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کونٹہ سے باہر
ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: نواب محمد اسلم خان ریسانی صاحب نے نچی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور
کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: سردار یار محمد رند صاحب نے کونٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور
کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب بیرون ملک جانے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے
کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب نے نچی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور
کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: مولانا نور اللہ صاحب نے نچی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی
درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زینت شاہوانی صاحبہ نے نچی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے
کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔
سیکرٹری اسمبلی: ڈاکٹر ربابہ خان صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔
جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ بانو صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ایوان کی مشترکہ قرارداد۔ اراکین اسمبلی میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تہنیتی قرارداد پیش کریں۔

جناب دیش کمار (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ حج و اوقاف): thank you جناب اسپیکر! ایوان کی مشترکہ تہنیتی قرارداد۔ یہ ایوان بھارت کے خلاف جراتمندانہ، دلیرانہ اور کامیاب جوابی کارروائی پر پاک فوج کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ بلاشبہ یہ اقدام ملک کے دفاع کو ناقابل تخییر اور دشمن کے حوصلے پست اور بزدلانہ کارروائی کی روک تھام کے لئے لازمی تھا۔ ہمارے ملک کی مسلح افواج کی دفاعی صلاحیتوں کو نہ صرف ملکی بلکہ عالمی سطح پر بھی سراہا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مشترکہ قرارداد پیش ہوئی اسکی admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ حج و اوقاف: جناب اسپیکر! جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ ایک ناعاقبت اندیش دشمن نے ہم پر جنگ مسلط کر رکھی ہے، یکطرفہ طور پر جنگ مسلط کر رکھی ہے۔ اور انہوں نے ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی کی اور یکطرفہ طور پر طیارے بھیجے، ہمارے درختوں کو نقصان پہنچایا۔ مگر ہماری بہادر فوج نے ان درختوں کا بدلہ انکے جہازوں کو گرا کر لیا۔ تو جناب اسپیکر! اس لئے ہم نے یہی سوچا ہے کہ ہم نے کہا ہے کہ ہم اپنی پاک فوج اپنی پاک سرزمین کے عوام کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے اس اسمبلی سے ایک مشترکہ قرارداد لائے تاکہ انہیں پتہ چلے کہ ہم اپنی پاک فوج کے ساتھ ہیں۔ بہت بہت شکر یہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ مسٹر دیش۔ کوئی اور اس موضوع پر بات کرنا چاہے گا؟ آیا مشترکہ تہنیتی قرارداد کو منظور کی جائے؟ قرارداد منظور ہوئی۔ میر جان محمد خان جمالی صاحب! آپ اپنی قرارداد بابت اظہارِ یکجہتی پیش کریں۔

میر جان محمد خان جمالی: یہ جناب اسپیکر! مجھے اس لئے لانی پڑی کہ کچھ ہمیں خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیے۔ ابھی

بھی میرے خیال میں میرے دوست ٹی وی پر دیکھ رہے ہوں گے ہم تو وہ پائلٹ واپس کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جمالی صاحب! ایک بار پڑھ کے سنا دیں اس کے بعد اس پر بولیں۔

میر جان محمد خان جمالی: میں تھوڑا back-ground دے دوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ایک بار پڑھ لیں اس کے بعد پھر admissibility پر بیشک آپ بات کر لیں۔

لیکن یہ اصل حقیقت نہیں ہے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ یہ اپنی بڑی اقلیت ہے اور سیکولر ہندوستان کہلاتا ہے اپنے آپ کو سیکولر۔ کہ مذہبی بنیادوں پر ان کا آئین نہیں ہے، انسانی بنیادوں پر ہے۔ اللہ کا شکر ہے آپ دیکھ لیں ہمارے اقلیت والے خوشحال ہیں سکون سے ہیں کہ جو اقلیت والے ہمارے ملک میں ہوتے ہیں پنچائیت والے جہاں تک ہم جانتے ہیں یہ ہم ان کی زیادہ ذمہ داری محسوس کرتے ہیں اپنی سوسائٹی میں کہ کچھ ان کو نہیں جائے یہ ہمارے اوپر ذمہ داری ہے۔ اور ہماری اسلامی اس حقیقت میں یہ اہل ذمہ ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں دیش کی صحت دیکھیں اللہ کے فضل سے خوشحال ہے۔ ٹھیک ہے نا۔ تو آپ ہندوستان میں جائیں جو پاکستانیوں کی حالت دیکھئے مجھے حضرت نظام الدین اولیاء کی درگاہ کا بھی جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ جمیر شریف میں بھی گیا ہوں۔ اور عام مسلمانوں سے بھی ملا ہوں۔ جو مسجد ہے، اس میں ایک مؤذن تھا، اس نے اذان دی اور خود ہی نماز پڑھی، مجھے اور کوئی مسلمان نظر نہیں آیا۔ میرا بھائی اس کے ساتھ نماز پڑھنے میں شامل ہو گیا۔ وہ ہم میں سے ہیں ہم ان میں سے ہیں۔ اور ہم ذہن سے نکالیں ہماری جو اندرونی یہ چیزیں ہوتی ہیں اپنی جگہ۔ لیکن اس وقت آپ نے دیکھ لیا مجھے بڑی خوشی ہوئی اپوزیشن اور ٹریڈری پیچرز بلوچستان اسمبلی میں بھی اکٹھے اسلام آباد میں اکٹھے اور ایک اور بات جو ہم بھول رہے ہیں ہمارا میڈیا کا کردار بہت ہی خوش اسلوبی سے انہوں نے سارے معاملے کی کوریج کی ہے۔ کوئی زہر نہیں تھا ان کے دل میں۔ دوسری طرف تو وہ زہر ہے۔ اور جیسے ان کے منہ سے آگ نکل رہی ہے یہ حالت ہے ہندوستان کے میڈیا کی لیکن یہ حالات رہیں گے۔ ہم نے اپنے وطن کو مضبوط رکھنا ہے۔ ہمت سے کرنا ہے معاشی حالات کو بھی سدھارنا ہے۔ اپنی جمہوری حالات کو بھی سدھارنا ہے۔ اپنی انتظامیہ کو بھی سدھارنا ہے۔ جو ایک ہماری ٹریڈری پیچرز کے بھائی ہیں تھوڑا تجربہ ہمارا ہے یہ بھی اپنی ذمہ داریاں نبھائیں باعمل فیصلے کریں۔ اور نظر آئے کہ بلوچستان میں بھی ترقی ہو رہی ہے کام ہو رہا ہے۔ لوگوں کو services مل رہی ہیں۔ پروجیکٹ ہیں کوئی پلچل ہے۔ اور fairness ہے۔ اور آج جو میں اپنے لئے چاہوں بحیثیت ایک مسلمان، ایک سیاستدان کے کل میں نصیر شاہوانی کے لیے بھی وہی چاہوں یہ اصول ہوتے ہیں یہی باتیں تھیں۔ میری گزارش ہے کہ اس مقصد کو رکھتے ہوئے اس قرارداد کو منظور کریں کہ ہماری یکجہتی اور solidarity اپنی افواج پاکستان کے ساتھ ہو، جو اس وقت ضروری ہے بہت شکر ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکر یہ جمالی صاحب! آپ نے بہت اچھی باتیں کیں کوئی اور اس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہے۔ دو منٹ آپ تشریف رکھیں۔ جی میرضیاء۔

میرضیاء اللہ لاگو (صوبائی وزیر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب سے پہلے میں اپنی جانب سے اور اس فلور پر

بیٹھے تمام دوستوں کی جانب سے، بھارت نے جو جارحیت یا بزدلانہ کارروائی کی، اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ میں یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ بھارت ایک عرصے سے پاکستان کے امن اور استحکام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن پاکستان اس خطے میں امن کا ہمیشہ خواہاں رہا ہے۔ لیکن بھارت ہمیشہ اپنے خفیہ اداروں کے ذریعے پاکستان میں عدم استحکام پیدا کرتا رہا ہے، یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ اس نے جب ہماری فورسز کو جب سامنے لگا رہا ہے۔ تو ہماری فورسز نے الحمد للہ جو جوابی کارروائی کی ہے اس سے آج ہر پاکستانی کو فخر ہے۔ اور اس نازک ٹائم میں جب دشمن کی نظریں ہماری قوم پر ہمارے ملک پر لگی ہوئی ہیں، ہم تمام پاکستانی جس طبقے سے بھی تعلق رکھتے ہوں، ہم سب اپنی فوج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ اور اس مشکل صورتحال میں فوج ہماری سرحدوں کی محافظ ہیں وہ اپنی ذمہ داری ادا کر رہی ہیں۔ اور صوبائی حکومت مرکزی حکومت وہ عوام کی جو سول ہیڈ منسٹریشن ہے وہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی روزمرہ کی زندگی کو سنبھالے اس میں وہ بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔ اور میں قوم کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب تک پاکستان کی بہادر فوج ہے انشاء اللہ دشمن پاکستان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ میر صاحب۔ جی دومنٹ آپ تشریف رکھیں وہ بات کریں پھر اس کے بعد آپ بیشک بات کریں۔

جناب مکھی شام لعل: جناب اسپیکر صاحب شکریہ۔ میں اپنی افواج پاکستان کی بہادری کو داد دیتا ہوں ہماری فوج نے بھارت کے بزدلانہ حملہ کا جس طرح جواب دیا ہے وہ ہمارے عوام کی آواز تھی انہوں نے انڈین جہاز گرا کر پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔ ہماری ہمدردی پاک فوج کے ساتھ ہے ہم انشاء اللہ ہر موڑ پر پاکستانی قوم کے ساتھ ہوں گے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی میر صاحب۔

میر یونس عزیز زہری: شکریہ جناب اسپیکر۔ آج جس موضوع پر ہم بات کر رہے ہیں آج کا خصوصی اجلاس جو ہو رہا ہے میں پاک فضائیہ اور پاک فضائیہ کے جوان بلوچ فرزند حسن صادق اور اُس کے دوسرے دوستوں کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان مشکل حالات کو پاکستان پر انڈیانا نے وار کر کے جو حالات پیدا کیے تھے۔ اور انہوں نے جو انہر دی سے ان کا جواب دے کر ان کے اس عزائم کو ناکام بنا دیا، میں اپنی طرف سے اپنی جماعت کی طرف سے پاک فوج کو اور اپنے جوانوں کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ ہم بھی اپنی فوج کے شانہ بشانہ ہیں اور ہمارے قائد حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نے آج پورے ملک میں اظہارِ یکجہتی، پاک فوج سے اظہارِ یکجہتی کے لیے تمام ملک میں ریلیاں منعقد کرنے کا کہا تھا۔ اور ہر جگہ ریلیاں منعقد ہو رہی ہیں پاک فوج سے اظہارِ ہمدردی کے لیے۔

تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمام لوگ ایک page پر ہیں۔ اور جس طرح کہ اگر ہم میڈیا پر دیکھتے ہیں، جو انڈیا کا میڈیا ہے اس کو دیکھتے ہیں، اُس میں اُنکے جو عوام ہیں وہ اُن کے ساتھ نہیں ہیں۔ بہت سارے لوگ ہیں جو مخالفت کرتے ہیں لیکن الحمد للہ پاکستان کے عوام اور پاکستان کی فوج اور پاکستان کی گورنمنٹ ایک page پر ہیں اور انشاء اللہ ایک page پر ہیں گی۔ اور اپنی فوج کے اپنے اس ملک کے دفاع کے لیے کسی چیز سے بھی دریغ نہیں کریں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ۔

حاجی میرزا بدلی ریگی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! جتنی مذمت کریں کم ہے۔ انڈیا پوری world میں دہشتگر دہے یہ انڈیا پتہ نہیں اپنے کو کیا سمجھ رہا ہے۔ الحمد للہ پاکستان کو پاکستان کی فوج کو رب العالمین نے طاقت بھی دی ہے دنیا میں الحمد للہ پاکستان ایک ملک بھی ہے۔ الحمد للہ میں پاک فوج کو چیف آف آرمی اسٹاف باجوہ صاحب کو سلام بھی دیتا ہوں اُس نے بالکل دشمن کو پوری دنیا کے سامنے اُس نے دکھا دیا کہ آپ ایک وار کریں گے میں سووار کر کے آپ کو دکھا دوں گا ہم ایسا نہیں ہیں ہم جب ماریں گے ہم شہید ہو جائیں گے۔ الحمد للہ، اللہ کا فضل و کرم ہے اللہ کا شکر ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان کے گھر میں پیدا کیا ہے ہم نے کلمہ پڑھا ہے۔ ہم فوج کے ساتھ ہیں ہم انشاء اللہ فوج کے ساتھ رہیں گے پاکستان کے لیے قربانی دی ہے اور بھی دیں گے انشاء اللہ۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی ملک سکندر ایڈووکیٹ صاحب۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): شکریہ جناب اسپیکر۔ آج کی یہ تہنیتی قرارداد یقیناً قابل ستائش ہے۔ 27 تاریخ کے اجلاس میں بھی اس House نے اپنی فوج پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا اور مبارک باد دی جو rapid-action ہماری فوج کی طرف سے ہو اس پر بھی خراج تحسین پیش کیا گیا۔ آج پھر اس قرارداد کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں ہم اپنی فوج پر بھرپور اعتماد کرتے ہیں۔ اور ملک کے لیے قربانی پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! یہ House ایک صوبے کی حد تک political قیادت ہے اور سینٹ، قومی اسمبلی ہماری قومی political قیادت ہیں۔ یہ دشمن all of sudden ہمارا انکے ساتھ کوئی تنازعہ ہوا ہے۔ ہماری 70 سالوں سے اس کے ساتھ دشمنی ہے۔ اور ہمارا بچہ بچہ یہ جانتا ہے کہ بھارت پاکستان کا دشمن ہے۔ اور پاکستان کو مختلف جیلوں اور بہانوں سے پریشان کرتا ہے اس لیے political قیادت کی ایک ذمہ داری بنتی ہے۔ ہماری فوج تو اپنی سرحدوں کو سنبھال رہی ہے لیکن جو political قیادت ہیں، اُن کی بھی بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ کیونکہ دنیا کا مسلمہ اصول ہے کہ قوم جب اٹھیں گی تو پھر اپنی افواج کے ساتھ شانہ بشانہ جب چلے گی تو کامیابی

یقینی ہوگی۔ ہماری policital قیادت کو اس وقت جس چیز کی ضرورت ہے کہ جب ایک دشمن 70 سالوں سے دشمنی کر رہا ہے۔ تو اس دشمن کا once for all محاسبہ ہونا چاہیے۔ اور اس پر policital قیادت پر بہت بڑی ذمہ داری آتی ہے۔ جناب اسپیکر! دکھ کی بات ہے کہ OIC میں بھارت کو مدعو کیا جا رہا ہے۔ جبکہ انڈیا اور پاکستان کے مسلمانوں کے ساتھ دشمنی رکھنے والا OIC میں ایک ایسے ممبر بن سکتا ہے؟ یہ فریضہ ہے policital قیادت کا کہ وہ ایسے حالات پیدا کریں کہ جس سے انڈیا کو پتہ چلے کہ ہم اگر ظلم کرتے ہیں تو ہمارا محاسبہ بھی ہوگا internationally پولیٹیکل قیادت کی ذمہ داری ہے کہ ان حالات میں ہماری فوج، جرنیل سے لیکر سپاہی تک تو یہی کہے گا کہ بھارت ہم تمہیں صفحہ ہستی سے مٹائیں گے۔ یہی ان کا slogan ہوگا یہی ان کی ملکی خدمت ہے۔ لیکن جناب اسپیکر! ہماری پولیٹیکل قیادت کی ذمہ داری ہے کہ بھارت کے تمام مظالم کا ایک پورا ایک خاکہ بنائیں۔ ایک سیریل بنائیں اور ساری دنیا میں اس کو پھیلانیں۔ OIC کا فوری طور پر اجلاس طلب کریں۔ اور اس میں یہ کہا جائے کہ انڈیا ہمارے ساتھ، پاکستان کے ساتھ دشمنی کر رہا ہے۔ اس لیے انڈیا کو OIC میں دعوت دینا ترک کیا جائے۔ اور OIC سے کہا جائے کہ کشمیریوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس سے ساری دنیا واقف ہے ساری دنیا کو پتہ ہے اس کے لیے لائبنگ کی جائے۔ کہیں بھی دنیا میں اتنا ظلم نہیں ہوا ہے جتنا کشمیر میں بھارت کر رہا ہے اس کے باوجود اگر وہ OIC کی میننگ میں بیٹھتا ہے تو یہ انتہائی بد قسمتی ہوگی۔ جناب اسپیکر! میں پولیٹیکل قیادت کے سامنے آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ پر مشتمل وفد تشکیل دی جائیں تاکہ بھارت کی کالی کارستانیوں پوری دنیا کے سامنے لائی جائیں۔ اور ساری دنیا بشمول اقوام متحدہ میں شریک ممالک بھارت کو اس کے مظالم گنوائیں۔ یہ پولیٹیکل قیادت کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیشک ہمارے صوبے کے عمائدین کو بھی ان وفد میں شریک کریں تاکہ ہم بھارت کے ان مظالم کو وہ پوری دنیا تک پہنچائیں۔ اور یہاں ہم اپنی فوج کو جو اخلاقی support دے سکتے ہیں۔ کیونکہ آج اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ جی ہم جائیں گے لڑیں گے۔ ظاہر ہے کہ ہماری قیادت تو فوج کرے گی۔ ہم ان کی قیادت میں آگے جائیں گے۔ تو سیاسی اخلاقی support فوج کو دینے کے لیے ایک منظم پروگرام تشکیل دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! اس وقت چونکہ ہم حالت جنگ میں ہیں۔ اس لیے کفایت شعاری کو بھی شعار بنایا جائے تاکہ بھارت کو بھی یہ معلوم ہو اور دنیا کو بھی معلوم ہو کہ پاکستان، پاکستانی قوم، 21 کروڑ عوام اب یہ طے کر چکے ہیں کہ بھارت کے ساتھ once for all یہ عہد اور حساب بھی ہوگا۔ اور جو مظالم کیے گئے ہیں ان کو دکھائے بھی جائیں گے اور وہ مظالم جب تک ان کا مداوا نہیں ہوتا۔ اس وقت تک پاکستانی قوم چھین سے نہیں بیٹھے گی۔ تو میری گزارش ہے جناب اسپیکر! آپ دیکھ لیجئے کہ دنیا میں قاتل، ملک دشمن شخص سے

کہیں انٹرنیشنل کورٹ بین الاقوامی عدالت تک اس قسم کی رسائی کس طرح ہو سکتی ہے۔ جب یہ ثابت ہوتا ہے کہ کلچورشن نے پاکستانی عوام کو قتل کیا ہے پاکستانی عوام پر قاتلانہ حملہ کیا ہے پاکستان کو کمزور کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہے کہ وہ انڈیا کے کہنے پر پاکستان میں حملے کرتا رہا ہے۔ اگر ہماری پولیٹیکل قیادت، اس سے قبل، اس کیس کی mentality پر work کرتی۔ اور یہ سارے جو اس کے جرائم ہیں وہ دنیا کے سامنے آتے۔ تو شاید بعد میں یہ سماعت ایک قاتل، ایک جابر، ایک حملہ آور کی نہیں ہوتی۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ساری ذمہ داریاں سیاسی قیادت کی ہیں۔ اب تو مرکز میں بھی اور صوبے میں اس بات پر تو کوئی بات ہو بھی نہیں سکتی کہ جی یہ مخالف ہے۔ یہ حزب اختلاف ہے۔ یہ حزب اقتدار ہے۔ کیونکہ ہمارا دشمن جب ہم پر حملہ کرتا ہے تو پھر گھر کی تمام باتیں درمیان سے نکل جاتی ہیں۔ اب قومی سطح پر بھی اور ہماری پولیٹیکل پارٹیاں ایک ہیں۔ اور صوبے میں تو الحمد للہ اس حوالے سے ایک ہی ہیں۔ اگر اس diplomatic process کو پُر زور طریقے سے لیا جائے۔ اور دنیا کو یہ بتایا جائے کہ ظالم کون ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ بشمول کشمیر کے مسئلے کا، یہ مسئلہ ختم ہو سکتا ہے۔ جس طرح سے میرے بھائی یونس عزیز زہری نے کہا۔ کل ہمارا ڈیرہ اللہ یار میں جلسہ تھامین مارچ کا اور کلومیٹرز کے حساب سے تھا۔ وہاں اس جلسے میں شریک تمام لوگوں نے بہ یک آواز ایک قرارداد جو پیش کی گئی جلسے کی طرف سے، بہ یک آواز ”اللہ اکبر“ کے نعروں کے ساتھ اُس کو لبیک کہا۔ اور دشمن کو لکارنے کیلئے اپنی فوج کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ ہمارے قائد نے پورے ملک میں دشمن کے عزائم کو خاک میں ملانے کیلئے مسلمانوں کو red-alert کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ تو اس پولیٹیکل محنت کے بعد ایک بات تو ہو جائیگی کہ یہ دشمن ہے اور دشمن رہیگا جب تک اس کو یہ یقین نہیں ہو جائے کہ اگر میں دشمنی کی بات کرتا ہوں تو پاکستان زبان کاٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے، اُس وقت تک یہ بیٹھے گا نہیں۔ تو اس کیلئے political forces کو بھی محنت کرنی چاہیے۔ thank you جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکر یہ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب۔ اور کوئی تو بات نہیں کرنا چاہتا۔ جی۔
میر اختر حسین لانگو: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب اسپیکر! آج کی اس مذمتی قرارداد اور اپنی فورسز کے ساتھ یکجہتی کے حوالے سے جو قرارداد ہم یہاں لائے ہیں اُس کے حوالے سے کچھ دوستوں نے کافی باتیں کی ہیں۔ اُس میں میری بھی چند گزارشات ہیں۔ جناب اسپیکر! ہر ملک کی دو پالیسیاں ہوتی ہیں۔ ایک ہماری خارجہ پالیسی ہے دوسرا ہماری داخلہ پالیسی ہے۔ داخلہ پالیسی کے حوالے سے ہماری بحیثیت بلوچستان نیشنل پارٹی کے ہماری ہزار grievances ہوں گی فورسز کے ساتھ۔ اُن کی پالیسی کیساتھ ہمارے ہزار اختلافات ہوں گے۔ جن کے حوالے سے ہم نے فیڈرل گورنمنٹ میں چھ نکات بھی ہمارے پڑے ہوئے ہیں۔ اور

table پر ہم اُنکے ساتھ بیٹھے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ اُن پر discussion بھی ہو رہی ہے۔ دوسرا ہماری خارجہ پالیسی ہے۔ خارجہ پالیسی کے حوالے سے اس ملک کی سلامتی اور اس ملک کی جو sovereignty ہے، اُس پر بات آئیگی۔ جو ہمارے بارڈرز کے ساتھ منسلک ہے۔ بارڈرز کے اندر ہمارے لاکھ ایک دوسرے کے ساتھ اختلافات ہوں وہ ہم table پر بیٹھ کے ہماری قیادت میں اتنی صلاحیت ہے کہ اُن اپنے معاملات کو ہم ٹیبل پر بیٹھ کے حل کر سکتے ہیں۔ لیکن جب sovereignty کی بات آتی ہے اُس میں جیسے ملک سکندر خان صاحب نے کہا کہ دو محاذوں پر اس وقت جنگ چل رہی ہے۔ ایک بارڈر پر ہماری فورسز اور اُن کی فورسز آمنے سامنے ہیں۔ دوسری جنگ وہ سفارتی سطح پر اس وقت جو ہے وہ دشمن ہمارے خلاف برسرِ پیکار ہے۔ تو جناب اسپیکر! جو کام فورسز کا ہے، بارڈر پر وہ کام اپنا وہ لوگ کر رہے ہیں۔ لیکن اس جنگ کی جو دوسری شکل ہے سفارتی، اُس میں ذمہ داری بنتی ہے سیاسی قیادت کے اوپر اور سفارتی محاذ پر جس طرح وہ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان کو تنہا کر کے جو ایک پروپیگنڈہ اُنہوں نے شروع کیا ہے۔ اُس کا جواب ہماری سیاسی قیادت کو دینا ہے۔ اور دوسرا جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے سیاسی قیادت پر اس طرح کے حالات میں وہ یہ ہے کہ قوم کو یکجا رکھنا۔ اپنے آپس کی سیاسی اختلافات جو مختلف سیاسی پارٹیوں اور اُن کی قیادت کے درمیان ہوتی ہیں۔ اُن تمام اختلافات کو عارضی طور پر ایک سائیڈ پر رکھ کے، اس طرح کے حالات میں اس کے معاملات میں تمام قوم کو یکجا کرنے کی جو ذمہ داری ہے وہ سیاسی قیادت کی ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ سیاسی قیادت کو اس وقت اپنی قومی اور سیاسی جو ذمہ داری ہے اُس کا احساس کرتے ہوئے۔ اگر ہم نے واقعی moral-support دینی ہے اپنے فورسز کو تو جو ہماری ذمہ داری ہے قوم کو یکجا کرنا، قوم کو متحد رکھنا، قوم کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا، یہ سیاسی قیادت کی ذمہ داری ہے۔ اور ہمیں اپنے کام پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ اور اُن فورسز کو moral-support دینی چاہیے۔ کیونکہ یہ ہمارا مشترکہ گھر ہے یہ کسی ایک کا نہیں ہے۔ یہ کسی ایک سیاسی جماعت کی ملکیت نہیں ہے۔ یہ کسی ایک طبقے کی نہیں ہے۔ یہاں بسنے والے اُن تمام اقوام، اُن تمام مذاہب کے لوگ جو اس خطے میں بستے ہیں، جو اس ملک پاکستان میں بستے ہیں یہ اُن سب کا مشترکہ گھر ہے۔ اور ہمارا مذہب بھی ہمیں اس چیز کی اجازت دیتا ہے کہ اپنے گھر کی حفاظت کیلئے کسی حد تک بھی اگر جانا پڑا تو چلا جائے۔ اور دوسرا ہمارا مذہب ہمیں یہ بھی درس دیتا ہے کہ اپنے ہمسائیوں کے ساتھ اچھے تعلقات، برادرانہ تعلقات، رواداری کی بنیاد پر اُنکے ساتھ استوار کیے جائیں۔ لیکن اُسکے لیے بھی شرط یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ نے اپنے گھر کی حفاظت کرنی ہے۔ اگر کوئی ہمسایہ اپنی اُس حدود سے، اپنے اُس دائرے سے باہر آتا ہے تو اُسکے سامنے ڈٹ کے کھڑے ہونے کا بھی ہمارا مذہب ہمیں درس دیتا ہے۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) لہذا جناب اسپیکر! ہم بلوچستان نیشنل پارٹی کی طرف سے اس

قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ میری ایک گزارش بھی ہے کہ جو محاذ ہماری فورسز کا ہے، وہ تو اپنا کام اُس محاذ پر کر رہی ہیں۔ وہ ہم اُنکے لیے چھوڑ دیں۔ اور جو سیاسی محاذ ہے، جو سفارتی محاذ ہے، اُس میں ہم سیاسی قیادت جو صوبے کی ہے۔ جو مرکز کی ہے وہ اپنی اُن سیاسی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنے سیاسی محاذ کو سنبھالیں۔ تو میرے خیال سے اس ملک کی sovereignty پر کوئی آنچ نہیں آئیگی۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ لائے صاحب۔ جی عبدالخالق صاحب۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ کھیل و ثقافت): اسپیکر صاحب! میں معذرت چاہتا ہوں چونکہ کاہنہ کا اجلاس بھی جاری تھا۔ وہاں سے ہم اُٹھ کر آئے، تھوڑی دیر ہوئی ہے اس لیے میں معذرت چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنی جانب سے ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کی جانب سے اپنی تمام قوم کی جانب سے آج کی تہنیتی اور اپنی فورسز سے اظہارِ یکجہتی کے حوالوں سے جو قرارداد پیش ہوئی ہے اُنکی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اس کے باوجود جناب اسپیکر! پرسوں بھی میں نے کہا تھا کہ ایک بڑی aggression، ایک بڑی جو ایک sovereign state کے خلاف رات کی تاریکی میں جس بزدلانہ طریقے سے ہوا۔ وہاں ایسی صورتحال میں یقینی طور پر دفاع کا حق ہر مملکت، ہر ملک دفاع کا حق رکھتا ہے۔ اس کے باوجود کہ دو مرتبہ ہمارے ملک میں گھس کر جس طرح سے انہوں نے چڑھائی کرنے کی کوشش کی۔ جس طرح سے انہوں نے جارحانہ عمل دکھانے کی کوشش کی۔ اُس کے باوجود ہماری فورسز نے جس جو انہوں نے اس کا دفاع کیا۔ اور انہیں پسپا کیا۔ اور انہیں arrest کیا۔ اور اُس کے بعد یقینی طور پر اب میں وزیر اعظم صاحب اور اپنے تمام اداروں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ خیر سگالی کے طور پر جس طریقے سے reconciliation کے حوالے سے انہوں نے یہ کہا ہے کہ اب بھی ہم reconciliation کے حوالے سے ہم تیار ہیں کہ اُنکا جو پائلٹ arrest ہوا ہے، اُس کیساتھ جس طرح سلوک۔ انتہائی رواداری سے سلوک روا رکھا گیا۔ نہ انہیں کوئی ٹھیس پہنچایا گیا۔ انہوں نے خود admit کیا۔ اور اب اُنکو جب سپردگی کے حوالے سے بھی کہہ رہا ہے۔ یقینی طور پر ایک ذمہ دار ملک کی ذمہ داری ہے اور وہ اس خطے میں چاہتا ہے، یہ ہے کہ اس خطے میں امن و امان تہہ و بالا نہیں ہو۔ اس خطے کی ترقی یہاں کے ہمسایہ ممالک کو آپس میں رہنا چاہیے۔ اور کسی کو بھی ہم اُنکی جارحانہ پالیسی کے حوالے سے ان کی حمایت نہیں کریں گے۔ یقینی طور پر اب ہماری ذمہ داری، نہ صرف ہماری ذمہ داری ہے بلکہ ہمارے عوام کی ذمہ داری ہے بلکہ سب سے زیادہ ذمہ داری عالمی قوتوں کی ہے۔ کہ وہ کم از کم اس وقت interfere کر کے ان دو ممالک کے بیچ میں کوئی ایسا لائحہ عمل طے کریں، کوئی ایسی صورتحال کو cool-down کریں۔ کیونکہ ہم کسی صورت میں بھی یہ خطہ یہاں کے ممالک کے عوام وہ کسی صورت میں اس جنگ یا کسی بھی جنگ

کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جو ذمہ داری سے ہمارے حکمرانوں نے بیان دیا ہے اور جس ذمہ داری کا وہ مظاہرہ کر رہے ہیں، اُس ذمہ داری کا عالمی قوتوں کو نوٹس لینا چاہیے اور ان کو آگے آنا چاہیے۔ تاکہ یہ جو انڈیا کی سوچ ہے، یہ آگے ہمیں معلوم ہے کہ یہاں نہیں رُکے گا۔ یہ آگے جا کر مزید کوشش کریں گے کہ اس خطے کو destabilize کریں۔ اس خطے کے امن و امان کو تہہ و بالا کریں۔ اس لیے ہمارا مطالبہ ہے کہ بین الاقوامی قوتیں وہ آگے آجائیں۔

اور ان دونوں کے بیچ میں reconciliation کا آغاز کریں۔ Thank you very much۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ عبدالحق ہزارہ صاحب۔ جی میٹھا خان کا کڑ صاحب۔

جناب میٹھا خان کا کڑ (مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! بہت عرصے سے ہم دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں کہ پاکستان انڈیا کے ساتھ اچھے روابط رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن انڈیا پیچھے ہوتا ہے۔

(اذان عصر۔ خاموشی)

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی میٹھا صاحب۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ: وہ یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ہم پاکستان کے ساتھ اچھے تعلقات بنائیں۔ کیونکہ آپ کو پتہ ہے جناب اسپیکر! کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے کہ اُس نے کبھی بھی کوئی غلط کام نہیں کیا ہے کیونکہ ہماری فوج جب بارڈر پر جاتی ہے اپنی حفاظت کرتی ہے لیکن انڈیا اُس پر بار بار حملے کرتا ہے۔ لیکن جو کل ہماری فوج نے حملہ کیا ہے، یہ فوج کی تھوڑی غلطی یہ تھی کہ یہ حملہ اُس نے دس سال پہلے کرنا چاہیے تھا۔ تاکہ اُس کو یہ سبق ملتا کہ آئندہ کے لیے یہ حرکتیں نہیں کرتا۔ ابھی بھی اچھا کیا ہماری فوج نے کہ اچھا جواب دیا ہے اُنکو یہ پتہ چلا انشاء اللہ زندگی بھر وہ پاکستان کی طرف نہیں دیکھیں گے۔ (مداخلت)

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر! ہم نے حملہ نہیں کیا۔ ہم نے جوانی کا روئی کی ہے۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ: بالکل جوانی کا روئی کی ہے۔ اور جو جنگ کا حل ہوتا ہے کہ مسئلہ کا جو حل ہوتا ہے وہ مذاکرت ہوتے ہیں۔ لیکن مسئلہ کا حل جنگ نہیں ہے۔ ہم پاک فوج کے ساتھ ہیں، اس کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں، انشاء اللہ، انڈیا نہ سوچے یعنی پاکستان کے لوگ آپ کو پتہ ہے کوئی بندہ پاکستان کے فوجی کے خلاف کوئی بندہ آج نہیں کھڑا ہے لیکن انڈیا میں آپ کو پتہ ہے کہ آج جلسے ہو رہے ہیں انڈیا کے خلاف خود اُسکے عوام کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے پاکستان میں کوئی ایسا بندہ نظر نہیں آتا ہم اُسکو جواب کر سکتا ہے۔ مہربانی جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ مٹھا خان کا کڑ صاحب، جی میڈم آپ بات کریں۔
محترمہ ماہ جمین شیران (مشیر برائے وزیر اعلیٰ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب اسپیکر! افوج پاکستان کو
جرا تمندانہ اور دلیرانہ جوانی کا روئی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اور پاکستان کے دفاع میں جان قربان کرنے والے
شہداء کو سلام۔ اور جناب اسپیکر! وزیر اعظم اور باقی اداروں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جس طرح انہوں نے
پائلٹ کو واپس کرنے میں اور جنگ نہ کرنے میں، کیونکہ جنگ کے جو نقصانات ہوتے ہیں اُن کے ازالہ میں ہزاروں
سال لگ جاتے ہیں۔ جناب اسپیکر! جنگ کا نقصان اُس ماں سے پوچھیں جو اپنا جوان بیٹا کھو ہی ہے۔ کیونکہ ایک بیٹا
جس طرح جوان ہوتا ہے یہ ایک ماں ہی اُس کو سمجھ سکتی ہے۔ جنگ کے نقصان اُس بہن سے پوچھیں جس نے اپنے
جوان سالہ بھائی کھو ہی ہے۔ جناب اسپیکر! جنگ کے نقصان اُس لڑکی سے پوچھیں جو اپنی شادی کے 7 مہینے کے بعد
بیوہ ہوئی ہے۔ جناب اسپیکر! جنگ کے نقصان اُس بچی سے پوچھ جو پیدا ہونے سے پہلے یتیم ہو جاتی ہے۔

جناب اسپیکر! میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتی ہوں۔ thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میڈم آپ نے بہت اچھی باتیں کہیں۔ آیا قرارداد اظہارِ یکجہتی منظور کی
جائے؟ قرارداد اظہارِ یکجہتی منظور ہوئی۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر! یہ بھی ضروری تھا ہمارا فرض بنتا ہے۔ لیکن ایک چیز جو ہمیں بالکل نوٹس
کی۔ سفارتی زبان بہت ہم نے سنی پاکستان میں ہر طرف سے۔ لیکن ایک ہی لٹھ مار زبان ہم نے سنی جو بلوچستان
والے سمجھتے ہیں وہ ترکی کے صدر سے ہم نے سنی۔ جو ترکی نے پاکستان کو support کیا ہے اس کو ہم بلوچستان
والے کہتے ہیں کہ پوری لٹھ مار بات کی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی آسکائی صاحب۔

میر حاجی اکبر آسکائی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں سب سے پہلے گزشتہ دنوں دشمن ملک بھارت کی طرف سے
وطن عزیز پاکستان کے سرحدی علاقوں پر رات کے اندھیرے میں بزدلوں کی طرح گھٹیا عمل اور جارحیت کی ناکام
کوشش کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ اور اپنی بہادر فوج اور پاک فضا نیہ کے جانباز اور جرات مند جوانوں کو
لاکھوں سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر گھٹیا اور نامراد دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا کر انہیں پسپا
کر دیا اور دشمن کے منفی پروپیگنڈا اور جھوٹ کو دنیا کے سامنے آشکار کر دیا۔ جناب اسپیکر صاحب! آج ہم گودار سے
لے کر خیبر تک اور کراچی سے لے کر کشمیر تک ایک مضبوط اور طاقت ور قوم بن کر کے اپنی بہادر افواج کے ساتھ
کھڑے ہیں۔ آج قوم کا بچہ بچہ اپنے وطن کے دفاع اور زمین کی حفاظت کے لیے سیسہ پلائی دیوار بن کر ایک ساتھ

دشمن کے مقابلے میں اپنی فوج کے ساتھ کھڑے ہیں۔ آج ہم کوئی بلوچ کوئی پشتون کوئی پنجابی اور کوئی سندھی اور کوئی مہاجر کوئی کشمیری نہیں، ہم سب پاکستانی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ہماری تاریخ گواہ ہے ہم نے لاکھوں جانوں کی قربانی دے کر اس وطن کی آبیاری کی اور اس کا دفاع کیا۔ اور آج بھی ہم دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ملا کر سینہ تان کر اپنے وطن کے دفاع کی خاطر دشمن کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ہم مسلمان ہیں، اپنے وطن کا دفاع ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ دشمن نے ہمیں لگا کر ہماری غیرت کو چھیڑا ہے۔ انشاء اللہ ہم دشمن کے منفی اور مذموم عزائم کو منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! آج بلوچ اور بلوچ قوم کا ہر غیر تمند بیٹا اپنے وطن کے دفاع میں اپنی بہادر فوج کے ساتھ ہیں آج دشمن کو یہ باور کرانے کا وقت آ گیا ہے کہ اس کا کس قوم سے واسطہ پڑا ہے۔ انشاء اللہ یہ غیر تمند قوم اور غیر قوم اپنی بہادر فوج کے ساتھ مل کر دشمن کو نیست و نابود کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔ شکر یہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکر یہ۔ قرارداد تو منظور ہوگئی۔

میرزا بدلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں چیف آف آرمی اسٹاف باجوه صاحب سے کہتا ہوں کہ یہ کلیمیشن اور یہ پائلٹ کو لا کر منان چوک پر پھانسی دیں۔ کیا ضرورت ہے واپس دینے کے لیے، بڑیں گے انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب میں گورنر کا انگریزی حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER.

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Justice (Retired) Amanullah Khan Yasinzai, Governor Balochistan hereby order that on conclusion of business the session of Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Friday the 1st March, 2019.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر 10 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

